Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خاص نمبر ۱۱

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم یکشنبہ

۲۹ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۳	۱۹ امان ۱۳۲۹ ہش	۱۹ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۶۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاعات

۱۵ مارچ ساڑھے ۱۰ بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محمد آباد اسٹیٹ کے تجرباتی فارم کو دیکھا۔ پھر حضور لطیف نگر کے بلالی حلقہ میں گئے اور وہاں حضور نے فصل گندم اور گوٹھ کا معائنہ فرمایا۔ ایک بجے کے قریب حضور واپس تشریف لائے اور چار بجے معہ اہل بیت بذریعہ کار ناصر آباد روانہ ہو گئے۔ حضور کی طبیعت آج حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ حضور عنقریب لاہور تشریف لانیوالے ہیں۔ (مولوی) محمد یعقوب مولوی فاضل از ناصر آباد

لاہور ۱۸ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو آج صبح سوتے پسینے آ رہے ہیں کمزوری معلوم ہوتی ہے احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

بس سروس کو قومی ملکیت بنانے کا اصول منظور

کراچی ۱۸ مارچ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خان نے بتایا کہ حکومت بس سروسوں کو قومی ملکیت میں لینے کے اصول کو منظور کر چکی ہے

کراچی ۱۸ مارچ وزیر مہاجرین سندھ کی ایک اطلاع کے مطابق تھرپارکر سندھ میں اس وقت تک بھارت سے ایک لاکھ ہزار مہاجرین آ چکے ہیں۔ ان کے لئے کال بحالی تک کیلئے کیمپ کھولے جا رہے ہیں۔

کراچی ۱۸ مارچ۔ وزیر تجارت نے پارلیمنٹ میں کہا کہ گذشتہ سال ستمبر ۱۹۴۹ء سے لیکر جنوری ۱۹۵۰ء تک پاکستان نے بیرونی ملکوں سے جتنی مالیت کا سامان منگوایا اس سے ایک کروڑ دس لاکھ روپے مالیت کا سامان باہر بھیجا۔

بھارت و پاکستان کے آئندہ تعلقات وزیر اعظم کی واپسی پر حکومت پاکستان ایک اہم بیان دیگی

کراچی ۱۸ مارچ۔ پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ کے متعلق سہ روزہ عام بحث کو ختم کرتے ہوئے آج سہ پہر کو وزیر خزانہ نے بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان کی مشرقی پاکستان سے واپسی پر گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات کا دونوں ملکوں کے تعلقات پر جو اثر پڑا ہے اس کی روشنی میں پاکستان و بھارت کے آئندہ تعلقات کے بارے میں حکومت پاکستان بہت جلد تفصیل کے ساتھ ایک اہم بیان دے گی۔ آپ نے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت مشرقی پاکستان کی دفاعی صورت حالات سے متعلقہ ذمہ واریوں سے بخوبی آگاہ و باخبر ہے۔

چاٹگام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس معاملے کو مقدم جانا جا رہا ہے۔ آئندہ سال اس کی تعمیر و توسیع پر چار کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے اور آئندہ دو سالوں میں پندرہ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ آپ نے کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلے کے سلسلے میں عام خریداری کو قیمت بڑھ جانے کی جو عام شکایت کی جاتی ہے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت نے اس کی روک تھام کے لئے تین تجویزیں سوچی ہیں (اوّل) ایوان کے اسی اجلاس میں چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کی روک تھام کیلئے بل پیش کیا جائے گا (دوم) پٹ سن کی تھوک قیمتوں کی فہرستیں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں گی (سوم) تاجروں کو سمجھایا جائے گا کہ وہ مساوات کے اصول پر عمل کریں۔

سبزیوں کی خرید سے ہندوستان کے انکار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے تاجروں کو اس سے جن مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے حکومت اس سے بھی باخبر ہے۔ لہٰذا صورت حالات کا صحیح مطالعہ کرنے کے بعد یا تو سارا یا کسی قدر محصول کم کر دیا جائے گا۔ بجٹ پر امیروں یا غریبوں کے ہونے کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ بجٹ نہ تو امیروں کا ہے نہ غریبوں کا۔ بلکہ حقیقت پسندی کی بنا پر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح آپ نے صوبوں کو کم امداد دینے کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پر دفاع۔ امور خارجہ اور مواصلات کی بنیادی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ اور میں تو ڈرتا ہوں کہ آئندہ سال شاید وفاقی حکومت صوبوں کو کوئی امداد نہ دے سکے۔

خان لیاقت مشرقی پاکستان پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۸ مارچ وزیر اعظم پاکستان آج کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آپ مشرقی پاکستان میں چار دن رہ کر مغربی بنگال اور آسام سے آنیوالے مہاجرین کے حالات اور دیگر امور کا جائزہ لیں گے۔ آج تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر مشرقی بنگال کے گورنر۔ اسمبلی کے سپیکر، اراکان کابینہ اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ آج صوبائی مسلم لیگ اور ہندوؤں کے وفود نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ آج شام باریسال کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔

اسلام کے دشمن

پشاور ۱۸ مارچ۔ حکومت افغانستان کے ۲ ایجنٹوں نے اپنے آپ کو خیبر ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ ایجنٹ خیبر ایجنسی کے قبائلی علاقوں میں نام نہاد پختونستان کا پراپیگنڈا کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے۔ پوچھ گچھ پر ایجنٹوں نے بتایا کہ ایجنسی میں وہ جہاں کہیں بھی گئے عوام نے ان کا "اسلام کے دشمن" کہہ کہہ کر استقبال کیا۔

پچاس ایکڑ سے زائد زمینداریوں کو قومی ملکیت بنانے کی تجویز ناقابل عمل ہے اس سے ملک کی زرعی معیشت پر بُرا اثر پڑیگا

کراچی ۱۸ مارچ آج مرکزی اسمبلی کو بجٹ پر عام بحث کا تیسرا دن تھا۔ آج بعض معاملات میں مرکزی وزراء نے مختلف شعبوں کے سلسلے میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی۔ زراعت کے موضوع پر میاں افتخار الدین نے ایوان سے کہا تھا کہ پچاس ایکڑ سے زائد کی تمام بڑی زمینداریوں کو قومی ملکیت بنا دینا چاہیئے۔ اس پر وزیر زراعت آنریبل پیرزادہ عبدالستار نے جواباً تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ طریق قابل عمل نہیں ہے کسانوں کو فائدہ پہنچانے کے اس سے بہتر بھی اور طریق ہیں مثال کے طور پر مصنوعی کھاد مہیا کرنا۔ کھیتی باڑی کے لئے مشینی آلات منگوانا اور زراعت کو جدید طریقوں پر کرانے میں مدد دینا۔ قومی ملکیت بنانے کیلئے کم از کم حد ۳۰۰ ایکڑ ہونی چاہئے۔ ورنہ ملک کی زرعی معیشت پر اس کا بہت بُرا اثر پڑیگا۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت نے اس تجویز کو منظور کر لیا اس خیال سے کہ باقی زمینیں تو معاوضہ دیکر زمینداروں سے خرید لے گی۔ حکومت کے اس کے مطابق حکومت مشرقی بنگال تو باقاعدہ ایک قانون پاس بھی کر چکی ہے۔

آنریبل پیرزادہ عبدالستار نے سردار شوکت حیات خاں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ زراعتی ترقی کیلئے بہت کم رقم رکھی گئی ہے، بتایا اگلے مالی سال میں اس کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہ رقم بھی ہے جو گذشتہ مالی سال سے بچ رہی ہے کیونکہ اسے بھی اسی بجٹ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا مرکزی حکومت نے زرعی ریسرچ خاص کر سرخ کپاس وغیرہ کیلئے بھی کئی لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے۔ مشرقی بنگال میں چاول کی قیمت کم ہو کر ۱۸ روپے چار آنہ ہو گئی ہے۔ سال رواں میں مشرقی بنگال میں تین لاکھ ٹن غلہ بھیجا گیا ہے۔ مرکز نے اس سال اس اعانت کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم رکھی ہے۔ مشرقی بنگال کے لئے ۳۲ لاکھ روپے پنجاب اور سندھ کے لئے پچیس پچیس لاکھ روپے اور سرحد کے لئے پندرہ لاکھ روپے رکھے ہیں۔ اسی طرح چوہدری نذیر احمد خاں وزیر صنعت نے مسٹر بھوپندر ناتھ دت کی تقریر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ ان حالات میں جبکہ ناخوشگوار حالات کو ختم کرنے کیلئے دونوں طرف سے مصالحانہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کا یہ غلط بیان نہایت غیر ضروری تھا۔ آپ نے کہا میں یکم سے لے کر ۱۰ فروری تک مشرقی بنگال میں رہا ہوں بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو بھی ملا ہوں۔ انہوں نے خود کہا تھا کہ یہاں اقلیتیں کلیۃً محفوظ رہیں اور کہ مشرقی بنگال کے فسادات کلکتہ کی گڑبڑ کے ردعمل کے سوا کچھ نہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کر کے دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ مارچ ۵۰ء

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

(۲)

ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"اس وقت روئے زمین کے ہر حصے میں معاشرے کی سطح پر عمرانی فتنوں کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور نہ صرف قدیم نظامِ معیشت منتشر ہو کر مٹ رہا ہے۔ بلکہ خود مذہب جو اس دنیا میں انسانی حیات کی اساس ہے۔ ایک شدید خطرے سے دوچار ہے۔ عمرانی ابتلاؤں نے انسان کے لئے روحانی کرب کی کیفیت پیدا کر دی ہے اگر مذہب اس کا مداوا نہیں کر سکتا۔ یا اس کے علمبردار اس کے مداوے کو عمل میں لانے سے گریزاں رہتے ہیں۔ تو ڈر یہ ہے۔ کہ کہیں مذہب چند دن کا مہمان ثابت نہ ہو۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہوا۔ تو اس کا سارا الزام مذہب کے ان علمبرداروں پر ہوگا۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کو مذہب کی حیات افروزیوں سے محروم کر رکھا ہے۔ بھلا وہ مذہب جو عالمگیر افلاس کو خدا کی تقدیر پر محمول کرے۔ آج اس زمانے میں کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔" (آفاق ۱۲ فروری ۵۰ء)

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس وقت معاشرہ میں جو تلخیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جو عذاب اس وقت دنیا پر مسلط ہے۔ اگر مذہب کسی جادو کی لکڑی سے کوئی فوری علاج اس کا نہ کرے۔ تو مذہب کی ہستی خطرہ میں ہے۔ یہ اسی قسم کا جذبہ ہے۔ جس طرح کفار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مطالبہ کیا کرتے تھے۔ کہ

لولا انزل الیه ملک فیکون معه نذیرًا او یلقی الیه کنز او تکون له جنة یاکل منها۔

یہ لوگ مذہب سے اپنی امانی کے مطابق کوئی ایسی ہاتھ کی صفائی دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح مداری تماشا دکھاتے ہیں۔ وہ مذہب کو دھمکی دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ عذاب جو وہ اپنے اوپر مذہب کو ترک کر کے لے آئے ہیں۔ اگر مذہب نے بغیر ان سے قربانیوں کا مطالبہ کئے وہ عذاب ٹلا نہ دیا۔ تو اس کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ سوال یہ ہے۔ کہ روئے زمین پر معاشرہ کی سطح پر عمرانی فتنے کب نہیں اٹھے۔ کیا رسول اکرم صلعم کے وقت خود مکہ میں عمرانی فتنے برپا نہیں تھے۔ کیا ان لوگوں نے جو ایمان لائے تھے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ پہلے ہماری معاشی حالت درست بنا لیجیے۔ تو پھر ہم سے خدا اور رسول پر ایمان لانے اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت قبول کرنے کے لئے فرمائیے۔ بیشک ان سے ایسے مطالبات کئے گئے تھے۔ مگر کن لوگوں نے یہ مطالبات کئے تھے۔ انہی لوگوں نے جو آپ پر ایمان نہیں لائے تھے۔ لیکن جو ایمان لائے تھے۔ انہوں نے کوئی ایسے مطالبات نہیں کئے تھے۔ انہوں نے خواہ وہ غلام تھے یا آقا۔ بغیر کسی ایسے مطالبہ کے آپ کی دعوت قبول کر لی تھی۔ غلاموں نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ پہلے اللہ تعالےٰ سے یہ قانون لائیے۔ کہ غلامی آج سے ممنوع قرار دی جاتی ہے۔ انہوں نے غلامی کی حالت میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ خیالات ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے تھے۔ جو خدا تعالےٰ کے رسول کو محض دنیاوی عیش و عشرت کے نقطۂ نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے ایمان لانے سے اس لئے انکار کیا تھا۔ کہ اس نے آکر دنیا کی جاہ و حشمت کے خزانے ان میں تقسیم نہیں کئے تھے۔ وہ فوجوں کے ساتھ نہیں آیا تھا۔

بیشک مفلسی ایک لعنت ہے۔ مگر مذہب کے نزدیک حرام کا لقمہ اس سے بھی بڑی لعنت ہے۔ مذہب پر اشتراکی ذہنیت کے نکتہ چین جو آج اعتراض کر رہے ہیں۔ یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ یہ اعتراض مذہب پر ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ کیونکہ لامذہبوں نے ہمیشہ خود ہی عمرانی فتنوں کی لہریں اٹھائی ہیں۔ اور جب انہوں نے ان کو دبانے میں اپنی بے بسی محسوس کی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ مذہب کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ الٹا اسی پر یہی الزام لگاتے رہے ہیں۔ کہ جب وہ عمرانی فتنوں کی لہروں کو فوری طور پر دبا نہیں سکتا۔ تو اس کا فائدہ ہی کیا ہے۔ وہ یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ مذہب کو ہماری خواہشوں کے مطابق طریق کار اختیار کرنا چاہیئے۔ ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ہم مذہب کا طریق کار اختیار کریں۔ اگر موجودہ سرمایہ داری نے دنیا کی نازک حالت بنا دی ہے۔ تو اس میں مذہب کا کیا قصور ہے۔ اور مذہب پر یہ فرض کس طرح عائد ہوتا ہے۔ کہ سرمایہ داری کا مقابلہ کرنے کے لئے جو دانشمندوں نے طریق کار اشتراکیت کی صورت میں سوچا ہے۔ اس کی تائید کرے۔ اسلام نہ سرمایہ داری کے نتائج کا ذمہ دار ہے۔ اور نہ اس کے اشتراکی علاج کا حامی ہے۔ اسلام اسلام ہے۔ اور اس کا اپنا طریق کار ہے۔ وہ اس کا پابند نہیں ہے۔ کہ وہ اس بیماری کا جو لامذہبوں نے خود پیدا کی ہے۔ اس کا وہی علاج کرے۔ جو خود انہی لامذہبوں نے سوچی ہے۔ وہ تو ہر بیماری کا علاج اپنے ہی طریق کار سے کرتا ہے۔

اسلام ایک لمحہ کے لئے بھی اس تباہی کو برداشت نہیں کرتا۔ جو سرمایہ داری دنیا پر لا رہی ہے۔ یہ تباہی اس لئے نہیں ہے۔ کہ دنیا میں بڑے بڑے زمیندار پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ تباہی اس لئے نہیں ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ یہ تباہی اس لئے ہے۔ کہ دنیا نے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ تباہی اس لئے نہیں ہے۔ کہ دنیا میں بڑی بڑی جائیدادوں کی ملکیتیں بن گئی ہیں۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ دنیا نے ان ملکیتوں کو اس نظر سے دیکھنا چھوڑ دیا ہے۔ جس نظر سے مذہب تقاضا کرتا ہے۔ کہ ان کو دیکھا جائے۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بڑی بڑی زمینداریوں کو تقسیم کر دینے سے دنیا کی تقدیر بدل جائیگی۔ وہ پرلے درجہ کی خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ بعض لوگ جو انصار کا مہاجرین کے ساتھ حصہ بٹانے کی مثال پیش کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ انصار اور مہاجرین کی فلاح محض اس بات پر مبنی نہیں تھی۔ کہ انصار نے اپنی نصف جائیداد مہاجرین کو بانٹ دی تھی۔ بلکہ ان کی فلاح اس بات پر تھی۔ کہ دونوں نے اپنی ذہنیت اسلامی بنالی تھی۔ انصار نے خوشی سے اپنا مال مہاجرین کو دے دیا تھا۔ اگر یہ تقسیم اکراہ سے محض ایک قانون کے زور سے کی جاتی۔ اور فریقین کی ذہنیت اسلامی نہ ہوتی۔ تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوتا۔ اور پھر ہمیشہ تو ایسا نہیں ہوتا رہا۔ یہ تو صرف مخصوص حالات میں ایک ہی دفعہ ہوا تھا۔ اور کسی جبر سے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس جذبہ کے ماتحت ہوا تھا۔ جس کو اسلام ابھارنا چاہتا ہے۔ جس سے لامذہبیت نے موجودہ انسان کو عاری کر دیا ہے۔ اور جو دراصل موجودہ معاشرہ کی تلخیوں کا حقیقی باعث ہے۔

جو علاج اشتراکی ملحدانہ ذہنیت موجودہ معاشرہ کی تلخیوں اور دردناکیوں کا تجویز کرتی ہے۔ وہ تو اسی طرح کا علاج ہے۔ جس طرح کوئی شخص ایک ایسے درخت کو جو خشک سالی کی وجہ سے سوکھ گیا ہو۔ جڑ میں پانی دینے کی بجائے اسکی شاخوں پر دوسرے درختوں کے ہرے ہرے پتے کسی صنعت سے لگانے کی کوشش کرے۔ بیشک ایک ایسے پودے سے جس کی جڑوں کو زمین سے نمی پہنچ رہی ہو۔ دوسرے درخت کا پیوند لگایا جائے۔ تو لگ سکتا ہے۔ لیکن اگر جڑ ہی خشک ہو چکی ہو۔ تو اس کا فائدہ کیا ہے۔ یہ طریق تو سرے سے ہی غیر فطری۔ اور اس کا نتیجہ موجودہ تباہی سے بھی زیادہ خطرناک تباہی میں نمودار ہونے کا خوف ہے۔

یہی صاحب جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ اپنے اسی مقالہ میں فرماتے ہیں:-

"اب وسائلِ حیات دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو کھانے رہنے۔ اور پہننے کی ضروریات کی تسکین کرتے ہیں۔ ان کو consumption Articles کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جن سے یہ "اشیاء استعمال" پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ وسائل زراعت اور صنعت و حرفت پر مشتمل ہیں۔ ان دونوں میں بین فرق ہے۔ اول الذکر وسائل علم الاقتصاد کی اصطلاح میں محض دولت (Wealth) کہلاتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے وسائل دولت (Wealth) بھی ہیں۔ اور ان دولت آفریں (Wealth Producing) بھی جو لوگ اس زمانے میں اس دوسری قسم کے وسائل دولت پر قابض ہوتے ہیں وہ آگے چل کر اس کے ذریعہ تمام معاشرے اور اس کے لوازمات پر متصرف ہو جاتے ہیں۔

اب سوال یہ پیش ہوتا ہے۔ کہ کیا کھانے پینے پہننے اور رہنے کی چیزوں کی ملکیت کا وہی درجہ ہے۔ جو زمینوں اور کارخانوں کی ملکیت کا ہے۔ ایک عامی بھی جانتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ ایک محض ملکیت ہے۔ اور دوسری ملکیت زمینداری (Landlordism) اور سرمایہ داری (Capitalism) کی مترادف ہے۔ جس سے کہ مزید دولت پیدا ہوتی ہے۔ اس نمایاں فرق کو ملحوظ رکھنا اور سرمایہ داری اور زمینداری کو محض ملکیت کہنا صحیح نہیں ہے۔"

یہ صاحب نہیں سمجھتے۔ کہ یہ تقسیم محض فرضی ہے۔ علم اقتصادیات کے ماہرین نے یہ تقسیم محض اس لئے کی ہے۔ کہ اس علم کے مختلف پہلوؤں کو سمجھا جا سکے۔ کیا وہ وسائل حیات جو کھانے۔ رہنے اور پہننے کی ضروریات کی تسکین کرتے ہیں۔ "اشیاء استعمال" کے پیدا کرنے میں ممد و معاون نہیں ہوتے۔ ایک انسان جس کو کھانے کو نہ ملے۔ رہنے کو مکان نہ ہو۔ اور جس کے پاس پہننے کو کپڑے نہ ہوں۔ "اشیاء استعمال" کے پیدا کرنے میں کیا مدد دے سکتا ہے۔ جس شخص کو اچھی خوراک کھانے کو اچھا مکان رہنے کو اچھا لباس پہننے کو ملیگا۔ وہ یقیناً پیداوار بھی زیادہ کریگا۔ اگر زمین سرمایہ ہے۔ تو یہ شے کیوں سرمایہ نہیں؟

حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ نے ایک مثال سے ملکیت کا صحیح مفہوم سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ مگر یہ صاحب اپنے اسی مغالطہ کی وجہ سے اس کو سمجھ نہیں سکے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

"زمین پر اللہ کی ملکیت ایسی ہے جیسے اللہ کی ملکیت ذبح ہونے والے مرغ پر۔ ہماری عقل پر ہمارے دیکھنے پر۔ ہمارے دوسرے اعمال پر زمین کی ملکیت کی تقسیم ضروری ہے تو اللہ تعالےٰ کی ان دوسری ملکیتوں کی بھی تقسیم ہونی چاہیئے۔"

اس پر یہ صاحب فرماتے ہیں:-

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

خطبہ جمعہ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

فرمودہ ۲۴ر فروری ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی وجہ سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ۲۴ر فروری کو مندرجہ ذیل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو ہمیشہ

دعاؤں کی طرف

توجہ دلایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر امر جو تمہیں پیش آئے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ کیونکہ دعا ایک عظیم الشان نعمت ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ بخل کرنا اچھا نہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ بخل نہ کرے۔ جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے اُسے دی ہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بھی دے۔ لیکن ایک دفعہ میں نے سوچا کہ کیا کوئی چیز ایسی بھی ہے۔ کہ اگر بخل کرنا جائز ہوتا۔ تو میں اس میں بخل کرتا۔ فرمایا۔ میں نے بہت غور کیا۔ لیکن مجھے کوئی چیز حیوانات۔ نباتات جمادات۔ مال و دولت علم اور عزت کی باتوں میں سے ایسی نظر نہ آئی کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں ان میں بخل کرسکتا۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا تو میں اس میں بخل کرتا۔ اور وہ دعا ہے۔ دعا ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ انسان دعا کرتا ہے اور وہ قبول ہو جاتی ہے۔ یہ ایسی عظیم الشان چیز ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں کسی اور چیز میں بخل نہ کرتا۔ صرف اس کے بتانے میں بخل کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعاؤں کی طرف ہمیشہ توجہ دلایا کرتے تھے۔ ہم نے آپ کی زندگی میں بہت سے نشانات اور معجزات دیکھے

آپ کی دعائیں

اب تک بھی پوری ہو رہی ہیں ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار عزیز مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم (جو قادیان میں ہی رہتے تھے) کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور والے قادیان آئے ہوئے تھے۔ مفتی صاحب انہیں گھر لے گئے۔ اور مریض انہیں دکھایا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے۔ مریض آخری دم لے رہا ہے اب اس کا کیا علاج کرنا ہے۔ یہ کہکر ڈاکٹر صاحب چلے گئے۔ مفتی صاحب روتے ہوئے گھر سے نکل کر گلی میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتفاق سے سیر کرتے ہوئے باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ مفتی صاحب دوڑے دوڑے آپ کے پاس گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ مفتی صاحب نے عرض کیا۔ حضور میرا بیٹا سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو دکھایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ آخری دم لے رہا ہے۔ اس کا

اب کیا علاج کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دکھاؤ۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ مریض کو دکھایا۔ اور فرمایا۔ ڈاکٹر جھوٹ بولتا ہے یہ اچھا ہو جائے گا۔ میں دعا کروں گا یہ کہکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لے گئے گھر جاکر آپ نے دعا کی۔ اور اسی وقت سے لڑکا اچھا ہونے لگ گیا۔ اور پھر بالکل تندرست ہو گیا

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک لڑکا سکول میں پڑھتا تھا۔ جو ریاست حیدر آباد (دکن) سے آیا تھا۔ اسے دیوانے کتے نے کاٹا تھا۔ اور دیوانے کتے کے کاٹے کا علاج کسولی میں ہوتا ہے۔ وہاں اس غرض کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال ہے۔ وہ لڑکا وہاں بھیجا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے کہا۔ اب یہ تندرست ہو گیا ہے اسے واپس لے جائیں۔ چنانچہ وہ لڑکا واپس آگیا لیکن کچھ دنوں کے بعد اُس پر اسی مرض کا حملہ ہوا اسے دورہ ہو گیا۔ اور وہ پانی سے ڈرنے لگا۔ کسولی ہسپتال کو تار دی گئی۔ کہ ایک لڑکا فلاں وقت تمہارے ہاں علاج کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور اسے یہ کہہ کر واپس کر دیا گیا تھا۔ کہ اب بالکل تندرست ہے۔ لیکن اسے بیماری کا دورہ ہو گیا ہے۔ کسولی سے جواب آیا۔ ہم اب کچھ نہیں کر سکتے۔ اس کا اب کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ لڑکا دور سے آیا ہے۔ اسے دیوانے کتے نے کاٹا تھا اور علاج کے لئے

کسولی بھیجا گیا تھا

اور وہاں سے تندرست ہو کر یہاں واپس آگیا تھا۔ لیکن اب وہی مرض دوبارہ ہو گیا ہے۔ کسولی ہسپتال میں تار دی گئی تھی۔ جواب آیا ہے۔ کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے۔ ہم دعا کرتے ہیں یہ اچھا ہو جائے گا۔ اور آپ نے اسے ایک معمولی سا جلاب دے دیا۔ جو شاید منگنیشیا یا کسٹر آئل کا تھا اور وہ تندرست ہو گیا۔ اور صرف تندرست ہی نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس نے امتحان پاس کیا اپنے وطن واپس گیا۔ شادی کی۔ اور اس کی اولاد بھی ہوئی۔ غرض ایسے بہت سے نشانات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے ہم نے دیکھے ہیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نشانات بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کی جو ڈاک میں دیکھتا رہا ہوں۔ اس میں اکثر ایسے خطوط ہوتے تھے۔ جن میں یہ لکھا ہوا ہوتا تھا۔ کہ ہم نے حضور سے دعا کے لئے کہا تھا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازا ہے۔ اور بہت سی برکات اس کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض

بیماریوں کے علاج

بھی خواب میں بتا دیئے جاتے تھے ایک دفعہ کا کا ذکر ہے کہ یوپی کے علاقہ کا ایک شخص قادیان آیا۔ وہ پیر سراج الحق صاحبؓ کا واقف تھا اور انہی کے ہاں مقیم تھا۔ پیر صاحبؓ نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اسے دیر سے ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا ہے لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ اب یہ دعا کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا ہم دعا کرینگے چنانچہ آپ نے دعا کی اور الہام ہوا کہ کچلہ کونین فولاد یہ ہے دوا کے ہمزاد۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی ایک فرشتہ یا کوئی اور روح پیدا ہوتی ہے اور وہ روح معلوم ہو جائے۔ تو سب تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔ اسے ہمزاد کہتے ہیں۔ یہ نسخہ اس مریض کو استعمال کرایا گیا اور وہ تندرست ہو گیا۔ یہ دوا اب بھی قادیان کے رہنے والے حکیم تیار کرتے ہیں۔ اور بیماروں کو دیتے ہیں۔ اور وہ شفا پاتے ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے اس قسم کے اور بہت سے نشانات ہم نے آپ کی دعاؤں سے دیکھے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کام بھی کیا کرتے تھے وہ خود اپنی جگہ ایک شاندار نمونہ ہوا کرتا تھا۔ آپ کو ہر معاملہ اور ہر کام میں

مسلمانوں کی اصلاح

مدنظر رہتی تھی۔ اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید ہوتی تھی۔ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر لی گئی۔ تو مخالفین نے اس پر اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تصویر کھینچنا بھی ایک فن ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ کسی انسان کی تصویر دیکھ کر ہی یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہ خود تو ہر جگہ ہر وقت موجود نہیں ہوتا۔ لیکن تصویر ایک وقت میں کئی جگہ پر پائی جا سکتی ہے اور اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ آدمی کیسا ہے۔ ایک دوست امرتسر میں ڈاکٹر تھے۔ (جن کے لڑکے قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج اور ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر والے ہیں) وہ ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ میں لاہور کے پاگل خانہ کا افسر تھا کہ ایک لیڈی ولایت سے آئی۔ اور وہ لاہور کا پاگل خانہ دیکھنے کے لئے بھی آگئی۔ میں نے اسے دفتر میں بٹھایا۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی سمجھ دی ہے کہ میں کسی شخص کی تصویر دیکھ کر بتا سکتی ہوں کہ وہ کیسا ہے۔ بہت سے لوگ وہاں بیٹھے تھے وہ اپنی اپنی تصویریں لے آئے اور اسے دکھانے لگے۔ میرے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ میں وہ اٹھا لایا اور کہا۔ میڈم بتاؤ۔ یہ کون ہے۔ اس نے تصویر دیکھ کر کہا۔ کہ یہ کوئی اسرائیلی نبی ہے۔ اسرائیلی اس نے اس لئے کہا کہ بوجہ عیسائی ہونے کے وہ عقیدہ رکھتی تھی کہ صرف اسرائیلیوں میں ہی نبی ہوتے ہیں۔ لیکن بہر حال اس نے تصویر دیکھتے ہی بتا دیا۔ کہ یہ کوئی اسرائیلی نبی ہے۔

میں جب امریکہ میں تھا

مجھے ایک لیڈی کا خط آیا۔ جس میں لکھا تھا کہ جب کبھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے۔ میں دعا کرتی ہوں اور ایک آدمی مجھے نظر آتا ہے اور وہ میری راہنمائی کرتا ہے وہ آدمی مشرقی طرز کا ہے کوٹ پہنتا ہے اس کے سر پر پگڑی ہوتی ہے جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی ہے میں دعا کرتی ہوں اور وہ آدمی خواب میں مجھے دکھائی دیتا ہے اور میری راہنمائی کرتا ہے لیکن ہر دفعہ میں افسوس کرتی ہوں کہ میں کیوں نہ پوچھا کہ آپ کون ہیں کہاں کے رہنے والے ہیں میں ہر دفعہ یہ نیت کرتی ہوں کہ اب کے پوچھونگی۔ لیکن ہمیشہ بھول جاتی ہوں۔ اس عورت نے مجھے لکھا کہ میں نے اخباروں میں پڑھا ہے کہ آپ مذہبی آدمی ہیں اور اسلام کے مبلغ ہیں اور یہ کہ آپ مشرق سے آئے ہیں۔ ممکن ہے اس شخص کے بارہ میں بھی آپ میری کوئی راہنمائی کریں۔ میں نے سوچا کہ اول تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی وجود ہے۔ جو خواب میں اسے دکھائی دیتا ہے۔ اور اس

کی راہنمائی کرتا ہے۔ یا ممکن ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شکل خواب میں اسے دکھائی دیتی ہو۔ تیسرے چونکہ میں مشرق سے آیا ہوں۔ اور اسلام کی تبلیغ کر رہا ہوں ممکن ہے۔ میری ہی شکل اس کے سامنے آگئی ہو۔ چنانچہ میں نے تین تصویریں لیں۔ جن میں سے ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تھی۔ اور ایک میری تھی۔ اور اس عورت کو بھیج دیں۔ میں نے ساتھ ہی یہ لکھا کہ میڈم یہ تین تصویریں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک شخص ایسا ہے۔ جو تمہیں خواب میں دکھائی دیتا ہے۔ اور تمہاری راہنمائی کرتا ہے۔ چند دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور میری تصویر واپس آگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اس نے رکھ لی اور لکھا۔ مجھے وہ آدمی مل گیا ہے۔ جو خواب میں میری راہنمائی کرتا ہے۔ پھر یہی خواب اس کے احمدی ہونے کا موجب ہوئی۔ غرض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصویر کھنچوانا اسلامی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے۔ لیکن میں نے خود اس کا کئی دفعہ تجربہ کیا ہے کہ آپ کا یہ فعل بھی تبلیغ کے سلسلہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اور کئی سعید روحیں صرف

آپ کی تصویر دیکھ کر

ہی احمدیت میں داخل ہو گئی ہیں۔ سنہ ۴۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمرکاب میں شملہ میں گیا تھا۔ کہ مہاراجہ ... اور بھی وہاں آگئے۔ حضور نے فرمایا۔ مفتی صاحب معلوم ہوا ہے کہ ان کے خیالات اچھے ہیں۔ آپ جائیں اور ان کو تبلیغ کریں۔ میں نے چند کتابیں ساتھ لے لیں۔ اور مہاراجہ الور کی جائے رہائش پر گیا۔ ان کے پرائیویٹ سکرٹری نے کہا۔ مہاراجہ ابھی مصروف ہیں۔ فارغ ہوں گے۔ تو آپ کو بلالیں گے۔ اس نے مجھے دیوان خانہ میں بٹھا دیا۔ پھر دیوان عبدالحمید کپورتھلہ والے اور شملہ کی پہاڑی ریاستوں میں سے ایک ریاست کے راجہ بھی آگئے۔ انہیں بھی پرائیویٹ سکرٹری نے دیوان خانہ میں بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک انگریز آیا۔ اس نے کہا میں مہاراجہ کا اسٹرالوجر ہوں۔ دیوان عبدالحمید اس سے اپنی قسمت پوچھتے رہے۔ اور وہ بعض باتیں کرتا رہا۔ میں نے کتابوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر نکالی اور اسے دکھا کر کہا۔ بتائیے یہ کون ہے اس نے تصویر دیکھی اور یکدم اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے He is a prophet (یہ اللہ تعالےٰ کا کوئی نبی ہے) تھوڑی دیر کے بعد مہاراجہ الور نے ہم سب کو اندر بلالیا۔ وہ انگریز بھی ساتھ گیا۔ میں نے جب کتابیں پیش کیں اور تبلیغ کی۔ تو اس وقت بھی وہ انگریز بول پڑا بے شک یہ نبی ہے۔ میں نے یہ تصویر دیکھی ہے۔ جو کسی نبی کی ہی ہو سکتی ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل بھی بہت سے تبلیغی فوائد کا باعث ہوا۔

دعا ایک بڑی نعمت ہے۔ اور اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے متبعین کو توجہ دلایا کرتے تھے۔ باہر سے آنیوالوں سے آپ ہمیشہ سوال کیا کرتے تھے کہ کیا آپ کے

گاؤں میں مسجد ہے

اگر مسجد نہیں۔ تو مسجد ضرور بنوالو۔ خواہ تھوڑا ہی ہو کیونکہ جہاں مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں بہت سی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر آپ یہ بھی سوال کیا کرتے تھے کہ کیا تمہارے شہر میں مخالفت کی جاتی ہے اگر کوئی کہتا کہ ہمارے شہر کے لوگ تو بہت اچھے ہیں وہاں مخالفت نہیں۔ تو آپ فرمایا کرتے کہ اگر مخالفت نہیں۔ تو پھر ترقی کیا ہوگی۔ ترقی وہیں ہوتی ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے۔ آپ ہمیشہ دعاؤں کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم گنہگار ہیں۔ خدا تعالیٰ بخشنہار ہے۔ وہ ہماری خطائیں معاف کر دیگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں بہت گنہگار ہوں۔ کیا مجھے بھی خدا تعالےٰ بخش دے گا آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ اس صحابیؓ نے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے خدا کی بخشش احد پہاڑ سے بھی بڑی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔ پھر ہمیں ان اصحاب کے لئے بھی

دعا کرنی چاہیئے

جو اپنے اہل وعیال اور وطن چھوڑ کر تبلیغ اسلام کے لئے دوسرے ممالک میں گئے ہیں کہ خدا ان سب کی راہنمائی کرے۔ بڑی بڑی جماعتیں ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ تبلیغ کے میدانوں میں فتح عظیم عطا فرمائے۔ اور آپ کی ہر قسم کی تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین

درخواست دعا۔ میری اہلیہ تین چار روز سے بوجہ بخار ملیریا بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں
سردار محمد (رام نگر لاہور)

چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم

از مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

برادرم مولوی سعد الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ) حضرت مولانا مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں (جن کا نام نامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب میں تیسرے نمبر پر ہے) کے فرزند تھے۔ ان کے (اور راقم کے) چھوٹے بھائی ڈاکٹر کریم الدین صاحب مرحوم جو ہرنائی ہسپتال میں سب اسسٹنٹ سرجن تھے اپریل ۱۹۲۷ء میں چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے اور پسماندگان کو اپنی طبی امداد اور جملہ اخلاق فاضلہ کے فیوض سے محروم فرما گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا وجود اگرچہ بے شمار صفات کا حامل تھا۔ اور ان کی جوانا مرگ اور بے وقت جدائی ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ لیکن مرحوم برادرم مولوی سعد الدین صاحب کی موجودگی اس صدمہ میں کافی حد تک ڈھارس کا موجب تھی۔ اگرچہ وہ کمی اور خلا جو ڈاکٹر کریم الدین صاحب نے جماعت احمدیہ علاقہ کھاریاں کے لئے خصوصاً اور سلسلہ احمدیہ کے لئے عموماً پیدا کیا تھا۔ پورا ہونا تو ممکن نہیں تھا۔ مگر مولوی سعد الدین صاحب کا وجود اس میں کافی حد تک کمی کا باعث تھا۔ ان کا بدل زمانہ قریب میں پیدا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ اور علاقہ ہذا ایک عالم باعمل کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔ والد صاحب مرحوم (مولوی فضل الدین صاحب) ملہم تھے۔ آپ نے ایک خواب بیان فرمائی کہ مجھے ارشاد ہوا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں تجھے ایک پاک بیٹا عطا کروں گا آپ کا خیال تھا کہ یہ خواب اسی بیٹے (سعد الدین) کے متعلق ہے۔ کیونکہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ ۔ وہ تمام صفات جو ایسے انسانوں میں ہوا کرتی ہیں۔ اس وجود کے اندر پائی جاتی تھیں۔ والد صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر مجھے مندرجہ ذیل وصیت فرمائی۔

(۱) میں ہمیشہ اپنی زندگی میں آپ لوگوں کو کہا کرتا تھا کہ دنیا فانی ہے۔ اور خدا کی یاد باقی رہنے والی چیز ہے۔ اب بھی میری یہ وصیت ہے کہ دنیا ناپائیدار ہے۔ یاد خدا باقی رہنے والی ہے۔

(۲) مال و دولت انسان کی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ یہ خدا کے فضل سے آتا ہے۔

(۳) خدا کے راستے میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا

(۴) سعد الدین خدائی انسان ہے۔ اس کی بات ماننی ہوگی۔ چھوٹا ڈاکٹر (کریم الدین) بھی اچھا ہے۔

آپ کی عمر ۵۰ سال کے قریب تھی۔ ابتدا میں عربی تعلیم والد صاحب مرحوم سے اور زمانہ تعلیم سکول میں مرحوم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے اور قادیان میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ مرحوم سے حاصل کی۔ اپنی خداداد قابلیت و ذہانت کی وجہ سے ہمیشہ اپنے ہم سبقوں سے ممتاز رہے اور سوائے میٹرک کے تمام امتحانات ایم اے تک پرائیویٹ پاس کئے۔ پانچ سال تک ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات میں بطور انگلش ماسٹر کام کرتے رہے۔ ... سکول کے سالانہ معائنہ کے وقت انسپکٹر آف سکولز مسٹر ولسن نے آپ کا کام دیکھ کر ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کو فرمایا۔ کہ یہ ایک ہیرا ہے۔ جو بورڈ کے سکولوں میں خراب ہو رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت آپ کی تقرری گورنمنٹ ہائی سکول جہلم میں کر دی۔ اور آپ کے کارہائے نمایاں کے عوض میں بلا توقف گورنمنٹ نے انہیں اے ڈی آئی آف سکولز لائن میں لے لیا۔ ضلع راولپنڈی میں گوجر خان کوہسری خاص راولپنڈی تحصیلوں میں اے ڈی آئی شپ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آخر میں انہیں کہوٹہ ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاں سے آپ نے سفر آخرت اختیار کیا۔ ہر صبح تلاوت قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی آواز میں ایک جادو تھا۔ جو راہ چلتے مردوں کو مسحور کرتا ہوا انہیں کھڑا ہونے پر مجبور کرتا تھا۔ تقریر ایسی دلپذیر ہوا کرتی تھی۔ کہ گھنٹوں تک لوگ اسے سنتے ہوئے اکتانے کا نام تک نہ لیتے تھے سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ موصی تھے۔ باوجودیکہ کافی تنخواہ ملتی تھی مختلف چندہ جات اور بے کسوں اور ناداروں کی امداد کے بعد قلیل رقم اپنی حاجات کی برآری کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور ہر ماہ کی آخری تاریخوں میں ان کی جیب خالی ہوا کرتی تھی۔ جب کبھی کوئی دوست ان سے بچت کرنے کے لئے نصیحت کرتا۔ تو فرمایا کرتے من توکل علی اللہ فھو حسبہ کہا کرتے۔ نیز ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین" فرماتے کہ ہم ایسے بنک میں رقم جمع کر رہے ہیں۔ جس کے ٹوٹنے کا امکان نہیں۔ اور جہاں دس بیس پچاس سو فی صدی منافع کی توقع نہیں۔ بلکہ سینکڑوں گنا لامتناہی منافع کا سچا وعدہ ہے۔

آپ عالم باعمل۔ بہشتی۔ پرہیزگار ظاہر باطن یکساں اور غریب پرور بندہ نواز تھے۔ دوستوں کے سچے دوست اور حقیقی ہمدرد تھے۔ خدا کے لئے ان کی دوستی تھی۔ اور جب کبھی کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ تو اس میں بھی خدائی ناراضگی کا ڈر رہا کرتا تھا۔ غرضیکہ جمیع صفات کاملہ کے مظہر اور صحیح مومن تھے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمادے اور انہیں جنت الفردوس میں

محترم جناب ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب آف نیروبی کا افسوسناک انتقال

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال مقیم پاکستان)

نیروبی سے ایک دوست کے خط سے یہ معلوم کرکے مجھے بے حد رنج و افسوس ہوا۔ کہ مکرم ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب کا انتقال مورخہ ۲۳ فروری شام کے ساڑھے چار بجے ایک لمبی بیماری کے بعد ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اور ایک لمبے عرصے سے نیروبی (مشرقی افریقہ) میں مقیم تھے۔ بلکہ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ نیروبی کے ابتدائی آبادکاروں میں سے تھے۔ اور انکی بنا پر احمدیہ مسجد نیروبی کی ملحقہ بغلی سڑک کا نام نیروبی میونسپلٹی نے احمدی روڈ رکھا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا انہیں شرف حاصل تھا۔ میں اس وقت یقینی طور پر ان کے متعلق بعض واقعات تاریخوں کے ساتھ نہیں لکھ سکتا۔ لیکن ایک ابتدائی نوٹ مختصر طور پر لکھنا چاہتا ہوں۔ تا مرحوم کے ذکر خیر کے ساتھ احباب کو ان کی مغفرت کے واسطے دعا کی تحریک ہو۔ محترم ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم جو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے۔ یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے سلسلہ میں ابتدائی بھرتی میں مشرقی افریقہ گئے تھے۔ ان کی تبلیغ کے طفیل جہاں اور کئی نیک روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں مرحوم و مغفور ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے انہیں سلسلہ کے کئی ایک نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ احمدیہ مسجد نیروبی کی تعمیر و چندہ جمع کرنے اور دیگر متعلقہ کاموں میں جہاں اور کئی دوستوں کو حصہ ملا۔ وہاں مسجد کے چندہ کے آغاز میں ان کی تحریک ہی پر چندہ جمع کرنے کا کام شروع ہوا۔ اور آخرکار اس بابرکت کام کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ نیروبی کے نہایت عمدہ علاقہ میں شاندار احمدیہ مسجد نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب اور دوسرے دوستوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جن میں سے کچھ اس دنیا فانی سے گذر چکے ہیں۔ اور جو باقی ہیں سب کو جزائے خیر دے۔ گذرنے والوں کو اس صدقہ جاریہ کا ثواب عظیم عطا کرے اور ان کی اولادوں کو ان مساجد کی آبادکاری کے لئے بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

نیروبی کے علاوہ احمدیہ مسجد ٹبورا جو ایک نہایت ہی خوبصورت عمارت ہے کے چندہ کے اکٹھا کرنے میں بھی ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کے ساتھ بڑی محنت سے کام کیا۔ اپنی موٹر کار پر اس بڑھاپے میں جوانوں کی طرح مختلف دیہات و قصبات میں اور دوستوں کے پاس جاتے رہے۔ اور پھر یہی نہیں۔ کہ تحریک کرکے چندہ وصول کرنے میں مدد دیتے رہے۔ بلکہ خود اپنے بچوں اور لڑکیوں۔ عزیزوں۔ اور دوستوں کو سبقت کا نمونہ پیش کرنے کا عملی نمونہ دکھاتے۔

خاکسار اگست ۱۹۵۸ء کے آخری حصہ میں نیروبی سے پاکستان کے لئے روانہ ہوا۔ اس کے چند ماہ قبل نیروبی میں احمدیہ دار التبلیغ کا کام خاکسار نے شروع کر دیا۔ اور نیروبی سے روانگی کے دن بعد نماز جمعہ خاکسار نے دوستوں کی خواہش پر اس کا افتتاح بھی کیا۔ اس کام میں جہاں الہ کے عزیزوں نے حصہ لیا۔ وہاں ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت کے بعض دیگر بزرگوں کی طرح وقتاً فوقتاً وہاں آکر اپنے ہاتھ سے بھی تھوڑا بہت کام باوجود بڑھاپے کے کیا کرتے ایسے کاموں میں کئی قسم کی مشکلات پیش آتی ہیں۔ آپ ہمیشہ میری ہمت بندھاتے۔ ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے۔ ہمیشہ شکریہ و عزت کے جذبات کے ساتھ میری دینی خدمات و جدوجہد کو سراہتے اور میری غیر حاضری میں نیک خیالات کا ذکر کرتے حتی کہ ان کے اس نیک جذبہ کے پیش نظر ان کے بعض عزیزوں اور لڑکیوں کو خواب میں بھی وہ یہ تحریک کرتے۔ کہ اس عاجز کا نیکی کے کاموں میں ساتھ دیں۔ ایک مشکل کی گھڑی میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی ایک صاحبزادی نے مجھے بتایا اور اپنے خاوند سے بھی یہ خواب بیان کیا۔ کہ "مجھے باوا جی خواب میں ملے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ تم نے مولوی صاحب کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ اور ان کا ساتھ دینا ہے" چنانچہ ان کے عزیزوں اور بچوں نے بالعموم جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مرحوم و مغفور خود اور ان کے نمونہ سے ان کے بچوں اور بچیوں میں بھی مہمان نوازی کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اپنے عزیزوں کو یہ تلقین کرتے۔ کہ شہری زندگی کی وجہ سے اور بعض اوقات مجبوریوں کی وجہ سے کئی لوگ مہمانوں کی خدمت کما حقہ نہیں کر سکتے۔ تمہارا گھر ہمیشہ مہمانوں کے لئے کھلا رہے۔ اور مہمانوں کی خدمت سے کبھی تمہیں گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ کانفرنسوں اور دیگر مواقع پر آپ مہمانوں کو حتی المقدور اپنے عزیزوں کے گھروں میں لے جاتے۔ میں نے خود دیکھا۔ کہ خود فرش پر باوجود بڑھاپے اور بیماری کے لیٹ جاتے۔ اور مہمانوں کو چارپائی اور بستر دے دیتے۔ مبلغین سلسلہ سے بالخصوص محبت و پیار کا سلوک کرتے۔ اور ان کی خدمت سے خود بھی خوش ہوتے۔ اور اپنے بچوں بچیوں کو ان کی مہمان نوازی کی تلقین کرتے۔ میرے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا نہایت ہی محبت اور پیار کا سلوک تھا۔ اور ساتھ ہی سلسلہ کا خادم ہونا اور امیر جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاکسار کو نمائندہ سمجھتے ہوئے بے حد ادب کرتے کسی وقت میں سلسلہ کے مفاد کے پیش نظر ان کی کسی بات پر نوٹس لیتا۔ تو نہایت ہی ادب اور اطاعت کے جذبہ سے اسے چھوڑ دیتے۔ اور استغفار کرتے۔ بلکہ کسی اور کو بھی ایسی ویسی بات کرتے سنتے۔ تو انہیں سخت زجر و توبیخ کرتے۔ اور نظام کی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے انتہا محبت کرتے دیکھا۔ بلکہ عشق کے جذبات ان میں تھے۔ اور کسی بدبخت کو حضور یا خاندان کے مقدس افراد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد طیبہ کے متعلق کچھ کہتے سنتے۔ تو نہایت سختی سے اس کا مقابلہ کرتے۔ اور اس کا بہترین جواب پیش کرتے۔ اور ہمیشہ جماعت اور اپنے عزیزوں کو فتنہ پردازوں کی شرارتوں کے متعلق اصل حالات بتا کر آگاہ کر دیتے ہر تحریک جو حضور کی طرف سے ہوتی۔ اس میں خوب حصہ لیتے اور دوسروں کو بھی اس میں حصہ لینے کی تحریک کرتے۔ میں کسی وقت اگر نیروبی میں کسی اور دوست کے ہاں ٹھہرتا۔ تو ڈاکٹر صاحب ہمیشہ مجھے کھینچ کھانچ کر اپنے اور عزیزوں کے پاس لے آتے۔ اور کہا کرتے کہ آپ کی معیت سے ان میں بھی نیکی کی تحریک جاری رہتی ہے۔ اور تاکیداً زور دے کر ٹھہراتے اور نیکی کی باتوں سے مجلس کو گرم رکھتے۔

مرحوم و مغفور انقلاب ہندوستان اور ہجرت قادیان کے وقت قادیان میں تھے۔ ان کی بے حد تمنا تھی۔ اور میرے کئی عزیزوں نے مجھے بتایا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے منہ سے ذکر حبیب اللہ سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ نکلے: کہ "یا الٰہی۔ تو قادیان میں ہی وفات دیدے" اور جبکہ قادیان سے بڈھوں کو خاص نظام سے مرکزی نظام نے نکالنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ یہی پسند کرتے تھے۔ کہ قادیان رہیں۔ اور وہاں سے نہ نکلیں۔ اور اس مقدس مقام میں آخری آرام گاہ بنائیں۔ لیکن اطاعت کے پیش نظر جب آپ کو وہاں سے آنا پڑا۔ تو اکثر کہتے۔ واللہ اگر قادیان میں وفات نہیں دی تو افریقہ لے چل عجیب بات ہے۔ کہ اگست ۱۹۵۹ء میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی صاحبزادی عزیزہ ہمشیرہ امین بیگم احمدی اہلیہ برادرم محمد امین صاحب نیروبی سے پاکستان آئیں۔ اور یہاں سے جب واپس جانے لگیں تو اپنے باوا جی کو بھی نہیں۔ بلکہ جگ باوا جی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ ساتھ لے گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم میں ڈاکٹر صاحب کی آخری آرام گاہ نیروبی کے احمدیہ قبرستان میں ہی مقدر تھی۔ جہاں اور بھی کئی ایک مخلص اور بعض صحابی مدفون ہیں۔ اور جہاں خود ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی مدفون ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی۔ اور ڈاکٹر صاحب کی وفات نیروبی میں ہو گئی۔ جس نیروبی کے شروع کرنے والوں میں سے آپ تھے۔ اسی نیروبی کو اپنی آرامگاہ بنا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ڈاکٹر صاحب موصی تھے۔ باقاعدہ چندہ ادا کرتے تھے۔ مقامی اور مرکزی تحریکوں میں حصہ لیتے تھے۔ بہت سے نیک کام کئے۔ طبیعت میں خاص مذاح تھا۔ اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے نیکی۔ جوان اور بوڑھے سب ہی ان کی مجلس اور گفتگو سے حظ اٹھاتے۔ نیروبی کے ہر قوم کے لوگ جو ان کے واقف تھے۔ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔

وہ اور ہم سب انہیں باوا جی کہتے۔ اور ہمیں اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے۔ آہ! ایک مہربان مخلص! نہایت ہی پیارے دوست اور بزرگ سے نیروبی کی جماعت محروم ہو گئی۔ میں غمگین ہوں اور محزون ہوں۔ کہ ایک مخلص مددگار اور خیر خواہ اور میری دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعائیں کرنے والا جس نے محبت لیکن جدائی کے دکھ بھرے احساس کے ساتھ نیروبی سے مجھے الوداع کہا تھا۔ میرے وہاں واپس جانے سے پیشتر ہم سب کو الوداع کہہ گیا۔ اور سچ مچ نیروبی ریلوے سٹیشن پر ہم دونوں کی ملاقات آخری اور الوداعی ملاقات ہی ہو گئی۔ اور نہ صرف اپنے بچوں اور عزیزوں بلکہ کئی مخلص احباب کو محزون و مغموم کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور کی اس وقت تین صاحبزادیاں ہیں جو برادرم چوہدری نثار احمد صاحب سیالکوٹ برادرم محمد امین احمدی صاحب نیروبی اور عزیز حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی ایک لڑکی برادرم مکرم ... خان صاحب سے بیاہی ہوئی تھی۔ جو کچھ عرصہ پہلے فوت ہو چکی ہیں۔ اور مرحومہ بھی نیروبی میں مدفون ہیں۔ مجھے ان سب سے اور اس محسن مرحوم و مغفور کے لڑکوں برادرم محمد اکرام صاحب اور عزیز غضنفر احمدی اور مکرم بشارت سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہترین نیکی و تقویٰ کی یادگار رہیں۔ آمین۔ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بھائیوں سے جو کراچی اور کوئٹہ میں تجارت کرتے ہیں۔ ان سے بھی اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

مذہب اور منافرت!

از نورالحق خانصاحب بی۔ایس۔سی سٹوڈنٹ لائیپور

(مندرجہ ذیل مضمون حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے کی کتاب "ہمارا خدا" میں سے اخذ کیا گیا ہے)

(۱) مذہب پر منافرت کا الزام لگانے والوں کے سامنے دراصل مذہب کی ایسی شکل پیش ہوئی ہے۔ کہ جس میں سوائے مذہب کے نام کے اور کچھ نہیں۔

اس زمانہ میں تمام مذاہب کے متبعین اپنے مذاہب کی حقیقت سے دور پڑے ہوئے ہیں۔ اور مشکل ہی سے کوئی مذہب ایسا نظر آتا ہوگا۔ جس کے پیرو اپنے مذہب کی حقیقت پر قائم ہوں بلکہ جو مذاہب کی شکل و صورت انسانی دست برد سے بری طرح مسخ ہو چکی ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں مخالفین کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں قیام امن کے لئے اور نسل انسانی کی دماغی تنویر کے لئے مذہب سب ذرائع سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور جب کبھی بھی لوگ مذہب کی حقیقت پر قائم ہوتے ہیں۔ فتنہ و فساد اور بے جا جنگ و جدال کے خیالات ان میں سے مٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وسعت خیالی اور عالی حوصلگی پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ کسی بھی مذہب کی تاریخ کو دیکھو اور اس کے اس زمانہ کو لو جس میں اس کے متبعین اس مذہب کی حقیقت پر قائم نظر آتے ہیں۔ اور پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ وہ لوگ کیسے عالی حوصلہ اور وسیع خیال اور ہمدرد بنی نوع انسان اور امن اور صلح کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ اور پھر اس کے مقابل میں اس مذہب کی تاریخ کے اس زمانہ کو لو جس میں اس کے متبعین اپنے مذہب کی حقیقت سے دور ہو گئے ہوں۔ اور محض رسمی طور پر مذہب کی طرف منسوب ہوتے ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے متبعین میں تنگ خیالی کم حوصلگی بیجا تعصبات ملی۔ چھوٹے چھوٹے اختلافات پر لڑنے جھگڑنے کا خیال اور امن شکنی کی طرف میلان نظر آئے گا۔ جب مسلمان اسلام پر قائم تھے۔ اور اسلامی روح ان کے اندر زندہ تھی۔ اس وقت ان کے اندر یہ باتیں ہرگز نہ تھیں۔ بلکہ اس وقت ایک روشن خیال وسیع ... بنی نوع انسان کی خیرخواہی اور ہمدرد۔ امن پسند اور صلح جو اور دوسروں کی خاطر قربانی کو ریکارڈ دکھلانے والی قوم تھے۔ جس نے اپنے عالمگیر نور کی کرنوں سے دنیا بھر کو بقعۂ نور بنا دیا تھا۔ اسی طرح عیسائیت ہندو اور سکھ مذاہب کا حال ہے۔ ورنہ بتایا جائے۔ ... کہ کس مذاہب کی تعلیم میں یہ درج تھا۔ کہ ناحق اور معصوموں کا خون پانی کی طرح بہایا جائے۔ "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"

پس تنگ خیالی اور فتنہ و فساد کا مادہ اس تعلیم کو بھلا دینے کا نتیجہ تو ہو سکتا ہے۔ مگر تعلیم پر کاربند ہونے کا نتیجہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(۲) اگر بعض اوقات مذہب جنگ و جدال کا موجب ہو جاتا ہے تو کیا اور کوئی چیز اس کا موجب نہیں ہوتی۔ دنیا میں بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ جو اقوام و افراد کے درمیان جنگ اور فساد کا موجب ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ملکی اور سیاسی اختلافات۔ قومی سوالات۔ تجارتی اور اقتصادی امور وغیرہ تو کیا ان سب باتوں کو صرف اسی وجہ سے چھوڑ دیا جائیگا کہ کبھی کبھی ان کی وجہ سے امن شکنی ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا کیا جائے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ زندگی کے تمام شعبوں کو ترک کر کے ہر شخص گوشہ نشین بن جائے تاکہ نہ دوسروں کے ساتھ معاملہ پڑے اور نہ کوئی اختلاف و انشقاق کی صورت پیدا ہو۔ تاریخ عالم پر نظر ڈالو۔ دنیا کی بیشتر جنگیں ایسی گذری ہیں۔ جن کا باعث مذہبی اختلاف ہرگز نہ تھا۔ گذشتہ جنگ جس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اس میں ہرگز کوئی مذہبی سوال نہ تھا محض سیاسی بنا پر یہ سارا کشت و خون وقوع ... میں آیا۔ تو اب کیا سیاست بھی چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ بعض اوقات جنگ کا موجب ہو جاتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس مذہب میں پھر بھی یہ خصوصیت ہے کہ وہ صرف اسی وقت جنگ کا موجب ہوتا ہے جبکہ لوگ مذاہب کی حقیقت سے دور جا پڑے ہوں۔ مذہب تو یہ تعلیم دیتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین (دین کے لئے کشت و خون حرام ہے) وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم تم صرف ان لوگوں سے لڑ سکتے ہو کہ جو تم پر حملہ آور ہوں۔ من قتل نفساً فکانما قتل الناس جمیعاً ومن احیا نفساً فکانما احیاء الناس جمیعاً۔ درحقیقت ہر چیز جس کا غلط استعمال کیا جائے بد نتائج پیدا کرے گی۔ خدا نے آپ کو زبان دی ہے اگر اس کا غلط استعمال کر کے کسی کو گالی دیں گے۔ تو اس میں زبان کا کیا قصور ہے؟

(۳) درحقیقت مخالفین مذہب۔ مذہب کے معنی سمجھے ہی نہیں۔ مذہب زندگی کے طریق عمل اور ان کے عقائد و خیالات کا نام ہے۔ جو انسان اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ اگر بفرض محال لوگ الہامی مذاہب اسلام سے آزاد ہو جائیں عیسائیت سے آزاد ہو جائیں۔ ہندو ازم سے آزاد ہو جائیں۔ اور بدھ ازم سے آزاد ہو جائیں۔ پھر ان کے اندر الہامی مذہب کو ترک کرنے کی وجہ سے اختلافات ضرور موجود رہیں گے۔ کیونکہ یہ بالکل قرین قیاس نہیں۔ کہ ان مذاہب سے آزاد ہو کر سب لوگ اپنے واسطے ایک سے عقائد و خیالات اور ایک سا طریق عمل مقرر کر لیں۔ بلکہ اس صورت میں دنیا میں مذاہب کی تعداد یقیناً موجودہ تعداد سے بھی بہت زیادہ بڑھ جائیگی یعنی اب اگر دنیا میں صرف ۵-۱۰ یا ۱۵-۲۰ الہامی مذاہب پائے جاتے ہیں۔ تو اس وقت غالباً ہزاروں لاکھوں مذاہب پیدا ہو جائیں گے۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ یہ تعداد کروڑوں تک پہنچ جائے۔ کیونکہ ہر شخص آزاد ہو کر اپنے لئے اپنے مطلب کا مذہب بنانا چاہے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس تعداد کی زیادتی کی وجہ سے ہی اختلافات کی کثرت بھی غیر معمولی طور پر ظاہر ہوگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اب اگر مذہبی اختلاف (وہ بھی تعلیم کو بھلانے کے نتیجہ میں) گاہے گاہے لڑائی جھگڑے کا موجب ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں آئے دن اپنے خیالات کے نام پر فتنہ و فساد اور کشت و خون ہوا کرے گا۔

لیکن الہامی مذہب کی حقیقت کو سمجھنے والے لوگ غلط راستہ پر چلنے والوں کے ساتھ ہمدردی کرتے اور ان کو گمراہی اور ہلاکت سے بچانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اور نفرت اور عداوت کا خیال تک بھی کبھی ان کے دل میں نہیں آتا۔

اس کے برعکس مذہب عالمگیر اخوت کی تعلیم دیتا ہے وہ کسی ایک قوم یا ملک کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کو اپنے حلقۂ اخوت میں لیتا ہے۔ مذہب نیکی کی ترغیب دیتا ہے۔ مذہب اخلاق قائم کرتا ہے۔ مذہب بدی کے ارتکاب سے روکتا ہے۔ مذہب حقائق الاشیاء کی تحقیق میں مدد ہے۔ مذہب اطمینان قلب پیدا کرتا ہے۔ الغرض مذہب ہماری روحانی غذا ہے۔ جس کے بغیر قومیں اخلاقی طور پر مردہ ہو جاتی اور کشت و خون کا موجب بنتی ہیں۔

(۴) سوال:۔ ایک روحانی آدمی بعض اوقات غیر مذہب والوں کے خلاف جنگ میں کیوں حصہ لیتا ہے۔ اور لوگوں کے قتل کئے جانے کا موجب ہوتا ہے؟

جواب:۔ اس کا یہ فعل ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک ہمدرد جراح کسی ایسے بیمار کا عضو کاٹ کر الگ کر دیتا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر اس کا یہ عضو کاٹ نہ دیا گیا۔ تو اس کی جان ضائع جائے گی۔ پس وہ ایک دردمند دل کے ساتھ زیادہ قیمتی چیز کے بچانے کے لئے کم قیمتی چیز کو قربان کر دیتا ہے۔ اور سب عقلمند لوگ اس کے اس فعل کو قابل تحسین سمجھتے ہیں۔ پس اسلام کی جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔ کیونکہ مومنوں کو کافروں کی طرف سے تلوار اٹھانے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے سوا کوئی اور چارہ کار ہی نہ تھا۔

(ماخوذ از "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

درخواست ہائے دعا

میں اس سال دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہوں۔ (مبارک احمد شمس عارف والا)

(۲) امسال میرے دو لڑکے سید منور احمد شاہ و سید رفیق احمد شاہ اور ایک پوتا سید ناصر احمد شاہ انشاء اللہ F.S.C میڈیکل کا امتحان دیں گے (خاں صاحب ڈپٹی سید غلام حسین شاہ بھلوال اسلام پور ضلع سرگودہا)

(۳) عزیزم عزیز منور خلف میجر محمد طفیل صاحب باجوہ اور محمد احمد منیر پسرم امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان سب مذکورہ بالا طالب علموں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن ... لائلپور)

(۴) برادرم محمد مفضل صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار چوہدری بشیر احمد کلرک الفضل لاہور)

(۵) "میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر عقیدت ضرور رکھتی ہوں۔ اور حق کی متلاشی بھی یقیناً ہوں۔ اس بارہ میں اخبار ہذا کے تمام پڑھنے والوں سے میری درخواست ہے۔ کہ اگر احمدیت حق ہے تو خدا تعالیٰ مجھ پر اس کا سمجھنا آسان کر دے۔ اور اس حق پر قائم کر دے"۔

نیز میں امسال ماہ مئی میں ادیب عالم کے امتحان میں شرکت کر رہی ہوں۔ اور اس امتحان میں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ میرے لئے دعا کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین

(اقبال جہاں بیگم آر۔ اے بازار لاہور چھاؤنی)

(۶) خاکسار کا بھائی اے سی سردار علی جو کہ غیر احمدی ہے ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہے۔ التجا ہے۔ کہ احباب اس کی بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے بری فرمائے۔ (ماسٹر سید نعمت علی بھیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا)

(۷) میرا لڑکا فضل الرحمٰن امسال مڈل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر عبد الرحمٰن از جابکے چیمہ)

وفات

مورخہ ۳/۵۰ -۱۱ کو ماسٹر چوہدری کرامت اللہ خان صاحب جڑانوالہ کی اہلیہ صاحبہ .... ربوہ میں چند یوم رہ کر فوت ہو گئی ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی درجات کی بلندی کے لئے اور ان کے تمام بچوں کو صبر جمیل عطا فرمانے کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں (میاں محمد یعقوب ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکا عطا کیا ہے۔ خاکسار کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے مولود کا نام جلال الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین اور لمبی عمر عطا کرے

(فضل الدین منگلی سابق کارکن ستارہ ہوزری)

مورخہ ۱۰ مارچ ۵۰ء کو اس عاجز کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبدالقادر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس مولود کی عمر دراز کرے اور اسے خادم دین بنادے۔ آمین

(خاکسار عبدالاحد خان دیہاتی مبلغ ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخان)

صداقت احمدیت کے متعلق ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر

خانو ولد محمد قوم جٹ سکنہ کھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ گوجرخان تحصیل گوجرخان حال شرقی پنجاب

دعویٰ واگذاری اراضی ۵ مرلہ ہے کنال نمبر خسرہ ۱۳۱ و ۶۸۶ رقبہ موضع کھنڈر کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳ ۴/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۶ ۱/۵۰

دستخط حاکم .....

مہر عدالت ....

تصحیح

۲۱ ۱/۵۰ میں سلیم استاد صاحبہ زوجہ شیخ عبدالرزاق صاحب سکنہ سکندرآباد دکن کا نمبر وصیت ۱۲۶۴ کی بجائے ۱۲۷۸۴ غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(مینجر اشتہارات)

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال رنگ محل بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے

نیز ہر قسم کے مجرب بات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی (سند یافتہ) رنگ محل بازار لاہور

دواخانہ خدمت خلق!

تپ کش بخار کو کونین کے بعد توڑنے والی دوا اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک قیمت فی شیشی ۴ گولی ایک روپیہ آٹھ آنے

شفائی پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں۔ اور جگر اور تلی بڑھ گیا ہو۔ تپ کش کے ساتھ اس دوائی کا استعمال ہو۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے قیمت پچاس گولیاں دو روپے

حبوب جگر جگر کو طاقت دینے اور اس کا فعل درست کرنے کی اور خون پیدا کرنے کی مفید گولیاں۔ بہت سی امراض جگر کے ضعف سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت ایک درجن تین آنے

جوشاندہ جگر جگر کی خرابیوں کا بہترین جوشاندہ ہے۔ جگر کو سددوں سے صاف کر دیتا ہے اور خون کی صفائی میں بہت مفید ہے۔ سستی اور جسم کے ٹوٹتے رہنے کی تکلیف ہو تو سمجھئے جگر خراب ہے قیمت ایک خوراک دو آنے

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال نمبر ۸ سے خرید سکتے ہیں۔ نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

مجلس مشاورت کے موقعہ پر تاجروں کی میٹنگ

چند ایک تاجر احباب نے خواہش کی ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی ایک میٹنگ بلائی جائے جس میں اس بات پر باہم مشورہ سے غور کیا جائے۔ کہ جماعت کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جماعت اور نظام سلسلہ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ اور تاجر احباب مندرجہ بالا میٹنگ کی ضرورت اور اہمیت کے بارہ میں اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ اور اپنے خیالات تحریر کریں۔ جو اس میٹنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ اس بارہ میں جماعت کے اندر کہاں تک بیداری ہے۔ اور اس کے فوائد کیا ہوں گے۔

مشاورت کے دن بہت قریب آرہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ احباب ہفتہ کے اندر اندر اپنے خیالات سے مجھے اطلاع دیں۔ تا اس میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں اعلان کر دیا جائے۔

اگر اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ ہو گیا تو پھر امید ہے کہ ہماری درخواست پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تاجران کی اس مجلس کو خطاب کریں گے۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ ۲۳۶ پورٹ کبیر لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پف

سلائی کی بہترین جرمنی مشین

جو سالہا سال سے نایاب تھی۔ اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ مارکیٹ میں آگئی ہے۔ دیکھنے میں خوشنما خوبصورت رفتار میں نہایت ہلکی پائیداری میں بے مثل دراصل جرمن صنعت کا نادر شاہکار ہے جو جامع خوبیوں کے باعث تمام مشینوں کی سرتاج مانی گئی ہے قیمت ہاتھ والی بغیر کور ۳۵۰/- روپے ۲۵۰/-

مختصر آفتاب ہمہ دلیل آفتاب جونس (انگلش) سلائی کی بہترین مشین قیمت ہاتھ کی بغیر کور

برانچ حاجی مہرالدین اینڈ کمپنی ۲۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور (نزد پرانی انارکلی)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

حمل کا گر جانا بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سبز سفید دست قے۔ پیچش۔ پھوڑے پھنسیاں چھالے۔ زہرباد خسرہ مبارکی بخار محرقہ، دودھ پسلی۔ نمونیہ ان سب کے لئے حب اٹھرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ہزاروں بے چراغ گھرانے خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت و تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپے۔ یکمشت منگانے پر تیرہ روپے بارہ آنے ۱۳/۱۲/- علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

سرمہ مبارک ۲/۸ روپے — تریاق اٹھرا فی شیشی ۲/۸ روپے — مکمل کورس پچیس روپے

ہمدرد الین مصفی خون ۲ روپے پر رسالہ مفت منگوائیں۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

نیپال پر حملہ ہندوستان کے تحفظ کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے (نہرو)

کشمیر کے سلسلہ میں حکومت ہند حفاظتی کونسل کے نمائندہ کی ہر ممکن امداد دیگی

نئی دہلی ۱۸ مارچ - پنڈت نہرو نے بھارت پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال میں اقلیتوں سے ہمارا تعلق صرف اس حد تک ہے کہ وہ وہاں حفاظت سے رہ سکیں۔ اگر وہ وہاں اپنے آپ کو محفوظ نہ محسوس کریں تو ایسے طریقے اختیار کرنے ہی پڑیں گے۔ جن سے ان کی حفاظت ہو سکے

پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت عام تبادلہ آبادی ہرگز نہیں چاہتی۔ مگر جو لوگ ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان جانا چاہیں ان کے لئے وہ دروازہ کھلا رہے گا اور حکومت پناہ گزینوں کو ہر ممکن مدد مہیا کرے گا اس کے علاوہ دوسرے ضروری امور کے لئے ہمیں تیار رہنا ہے۔ اگر کبھی ضرورت ہمیں مجبور کرے تو اس کے لئے قدم بھی اٹھانا ہے۔

انہوں نے کہا کہ گو انہیں کسی غیر طاقت کے متعلق وہم نہیں کہ وہ نیپال پر حملہ کرے گی۔ مگر ہندوستان کی کوئی بھی حکومت نیپال یا ہندوستان کے کسی علاقہ پر حملہ کو گوارا نہیں کر سکتی۔ نیپال پر حملہ کسی وقت بھی ہندوستان کی حفاظت کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ حکومت ہند نے حکومت نیپال کو ایک دوست کی حیثیت سے مشورہ دیا ہے کہ نیپال کی اندرونی صورت حال کے پیش نظر اسے جمہوری طاقتوں کے فروغ کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے کہا اگر کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا کوئی نمائندہ آیا تو حکومت ہند اسے ہر ممکن مدد دے گی۔ اور اس کے سامنے ہندوستان کی پوزیشن کی وضاحت کرے گی۔ مگر آخر کار کشمیر کے مستقبل کو وہاں کے باشندوں کو ہی طے کرنا چاہیئے۔

انہوں نے بتایا کہ حکومت ہند اور چین کی نئی اشتراکی حکومت کے درمیان بہت جلد سفیروں کا تبادلہ ہوگا۔

پنڈت جی نے بتایا کہ حکومت ہند افریقہ میں افریقی باشندوں کے مفاد کے خلاف ہندوستان کے کسی مفاد کی حامی نہیں۔

لنکا میں ہندوستانیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ نکل آئے گا۔ انہوں نے کہا دونوں ملکوں کے درمیان کسی جارحانہ کارروائی کے متعلق وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔

پنڈت نہرو نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے متعلق دونوں وزرائے اعظم کا مجوزہ بیان زیر غور ہے۔

لائلپور ۱۸ مارچ - پنجاب زراعتی کالج لائلپور میں تقسیم انعامات کی تاریخ ۱۹ مارچ ۲۰ مارچ ۱۹۵۰ء پر ملتوی کی گئی ہے

متروکہ جائدادوں کا ہنگامی قانون

لاہور ۱۸ مارچ - پاکستان میں متروکہ جائداد کے انتظام کے متعلق ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۴۹ء (جس کا نفاذ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو عمل میں لایا گیا) کے احکام کے ماتحت قرضہ جات اور قابل چارہ جوئی مطالبات اب جائیداد متروکہ میں شامل ہیں۔ اور اس حیثیت سے کسٹوڈین کے اختیارات میں آتے ہیں۔ ایسے تمام اشخاص جن کے خلاف مذکورہ قسم کے مطالبات کئے گئے ہوں یا جن کے ذمہ تارکین کے قرضے واجب الادا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر کسٹوڈین جائیداد متروکہ پنجاب کے پاس ادائیگی کر دیں کیونکہ وہی انہیں باضابطہ رسید نامہ دے سکتے ہیں تارکین کو کسی ادائیگی تسلیم نہیں کی جائے گی۔

برطانیہ کے دفاع کے اخراجات

لنڈن ۱۸ مارچ - آج رات ایک وائٹ پیپر شائع ہوا ہے جس میں واضح کیا گیا ہے۔ معاہدہ برسلز اور معاہدہ اٹلانٹک پیکٹ کی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے آئندہ سال ۸۷ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ فوجیوں کی تعداد البتہ کم کر دی جائے گی۔ فوجیوں کی نسبت تحقیق اور ضروری سامان پر زیادہ خرچ کیا جائیگا۔ پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یکم اپریل ۱۹۵۰ء تک ۷۵۰۰۰۰ فوجی رہیں گے۔ یہ تعداد اس تاریخ تک ۶۸۳۱۰۰ رہ جائے گی۔ گذشتہ سال سے کوئی ایک لاکھ کم اور ضروری سامان پر گذشتہ سال کی نسبت ۵۲۵۰۰۰۰ پونڈ زیادہ خرچ کئے جائیں گے۔

آسٹریا میں قابض فوجوں میں کمی

لنڈن ۱۸ مارچ - حکومت برطانیہ آسٹریا کی حکومت کی اس درخواست پر غور کر رہی ہے کہ آسٹریا میں قابض فوجوں کی تعداد کم کر دی جائے تاکہ آئندہ خرچ کم ہو سکے۔ حکومت برطانیہ کو آسٹریا کے اس بار کا پورا احساس ہے۔ خصوصاً جبکہ آسٹریا کا معاہدہ روس کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ حکومت برطانیہ اس سلسلے میں غالباً اقوام متحدہ اور فرانس کی حکومت سے مشورہ کریگی۔ ۱۹۵۰ء مقرر ہوئی تھی۔ لیکن اب تقریب کی تاریخ

پنجاب کی فصلوں کے متعلق تخمینہ

لاہور ۱۸ مارچ - پنجاب میں موٹھ - روپر، دال وغیرہ ایسی دوسری دانوں کی فصل خریف بابت ۱۹۴۹ء کے آخری اندازے کے مطابق ان دانوں کا زیر کاشت کل موجودہ رقبہ ایک لاکھ چالیس ہزار ایکڑ ہے - اس کے بخلاف پچھلے سال کا اصل رقبہ ایک لاکھ بارہ ہزار ایک سو ایکڑ پر مشتمل تھا۔ کل پیداوار کا تخمینہ بائیس ہزار دو سو ٹن لگایا گیا ہے جس سے پچھلے سال کی اصل پیداوار سے ۳۱ فیصدی بیشی کا پتہ چلتا ہے - بیشی مفید موسمی حالات کی وجہ سے ہوئی ہے۔

پنجاب کی فصل مسور بابت سال ۵۰-۱۹۴۹ء کے پہلے اندازے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسور کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ ایک لاکھ سینتیس ہزار آٹھ سو ایکڑ ہے - اس کے برعکس سال سابق کی پیشگوئی میں ایک لاکھ تیس ہزار نو سو ایکڑ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ مسور کی فصل کی حالت معمول کے مطابق بتائی جاتی ہے۔

راڈر کی لہروں سے بیماریوں کا علاج

لنڈن ۱۸ مارچ - مڈل سیکس کے ہسپتال میں عنقریب راڈر کا ایک سیٹ علاج میں ڈاکٹروں کی مدد کرے گا۔ راڈر کے ذریعہ جسمانی خرابیوں کا علاج ابھی اپنے تجرباتی دور میں ہے۔ لیکن جسم کے علاج کے ماہروں نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علاج کے موجودہ طریقوں میں راڈر اضافہ کرے گا۔ راڈر سے ایک اور کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ لنڈن کے چڑیا گھر میں محافظ کے مکان پر راڈر سے خطرے کی اطلاع بھی دی جائے گی۔ پچھلے چند ہفتوں میں نامعلوم آدمیوں کی وجہ سے بہت نقصان ہوا ہے۔ راڈر کا ایک چراغ جس کی روشنی کا دائرہ پندرہ گز ہوگا۔ ایک درخت کے ساتھ اس لئے لٹکا دیا گیا کہ وہ بطخوں اور دوسرے پرندوں کی حفاظت کرے۔ جونہی کوئی انسان یا جانور روشنی سے گذرے گا خود بخود خطرہ کی اطلاع پہنچ جائیگی۔

لنڈن ۱۸ مارچ - مغربی جرمنی پاکستان سے دو کروڑ ڈالر کا گیہوں خریدے گا۔ یہ گیہوں مئی سے جانا شروع ہوگا۔ معاہدہ اس معاہدے کی رو سے ہوئے گا۔ جو حال ہی میں دونوں ملکوں میں ہوا ہے۔

(بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۳)

"اگر زمین کو تقسیم کرنے کا مطالبہ محض تقسیم کی غرض سے کیا جاتا تو یہ استدلال ٹھیک تھا۔ لیکن یہاں تو بڑے بڑے زمینداروں سے اس لئے زمین لی جا رہی ہے کہ وہ خود تو محنت کرتے نہیں اور دوسروں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور اسطرح وہ اللہ کی زمین کو اپنی ملکیت بنا کر اللہ کی مخلوق کو بھوکا مارتے ہیں۔ یعنی جو زمین اللہ کی ہے اس سے اللہ کی مخلوق کیوں محروم رہے۔"

ان چیزوں میں جن کا ذکر کیا گیا ہے کوئی بھی ایسی نہیں جو مفید نہ ہو۔ اور مفید اسی کو کہتے ہیں جو کوئی نتیجہ پیدا کرے۔ اس لئے ہر ایسی چیز جو کوئی نتیجہ پیدا کرے سرمایہ ہوتی ہے اسی طرح جس طرح زمین سرمایہ ہے۔ اگر ایک قسم کے سرمائے کا غلط استعمال کرنے سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے تو دوسری قسم کے سرمائے کے غلط استعمال سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ چونکہ ایک زمیندار اپنی ملکیت کا غلط استعمال کرتا ہے اور اسلامی اصولوں پر عمل نہیں کرتا اور اس وجہ سے دوسروں کو بھوکوں مارتا ہے۔ تو اس سے یہ کس طرح لازم آتا ہے کہ اس کی زمین چھین لی جائے تو کام ٹھیک ٹھاک ہو جائیگا۔ اصل طریق تو وہی ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ کہ ملکیت خواہ کتنی رکھو مگر اس کا استعمال اسلامی اصولوں کے مطابق کرو۔ یعنی وہ لوگ جو اس زمین پر تمہارے ساتھ محنت کرتے ہیں ان کو نہ صرف بھوکوں ہی نہ مارو بلکہ اگر وہ تمہارے غلام بھی ہیں تو ان کو اپنے جیسا کھانا اپنے جیسی رہائش اور اپنے جیسا لباس دو۔

اگر ایک انسان اپنی عقل کا ایسا استعمال کرتا ہے جو دوسروں کیلئے ایذا کا باعث ہو تو اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ اس کی عقل چھین کر تقسیم کر دی جائے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو غلط استعمال سے روکنے کی کوشش کی جائے۔ اسی طرح جو شخص اپنی زمین کا غلط استعمال کرتا ہے اس کو اس سے اسلامی طریقوں سے روکا جا سکتا ہے نہ کہ اس کی اراضی چھین کر دوسروں میں تقسیم کر دی جائے۔

دنیا میں جو اس وقت تباہی کا سمندر امڈا آ رہا ہے معاشرے کے عمرانی فتنوں کی لہریں اس کا ایک جزو ہیں۔ ورنہ یہ ایک ایسا معجون مرکب ہے جس کا تجزیہ بھی عام انسان کی ذہانت سے شاید باہر ہے محض چند لہروں پر تیل ڈالنے سے یہ طوفان ختم نہیں سکتا۔ باطل کا طریق کار یہی ہے کہ وہ ایک تباہی پیدا کرتا ہے اور جب اس کا دباؤ زیادہ محسوس ہونے لگتا ہے تو حیات افروزیوں کے نام سے دوسری تباہی پیدا کرتا ہے اور اسی طرح سلسلہ چلا جاتا ہے۔ محض شاخ تراشی سے زہر کا پودا م

و چھیلنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اس کا علاج یہی ہے کہ اس کی جڑ پر کلہاڑی رکھی جائے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(باقی)